اے غلامان محمد مصطفی ﷺ اس شان کے ساتھ عبادت کیا کرو کہ آپؐ کی پیار کی مسکراتی نظریں تم پر پڑیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶ /اکتوبر ۱۹۹۲ء بمقام بیت السلام کینیڈا)

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا۔

اِنَّمَا يَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمۡ يَخۡشَ اِلَّا اللّٰهَ ‌ فَعَسٰۤى اُولٰۤـئِكَ اَنۡ يَّكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُهۡتَدِيۡنَ ۝۱۸ (التوبہ: ۱۸)

پھر فرمایا:۔

آج کا جمعہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ایک غیر معمولی تاریخی جمعہ ہے اور آج وہ مبارک دن طلوع ہوا ہے جو جماعت احمدیہ عالمگیر کے لئے برکتوں پر برکتیں لے کے آیا ہے۔ اور نُوۡرٌ عَلٰى نُوۡرٍ (النور: ۳۶) کا منظر پیش کرتا ہے۔

سب سے پہلی بات جو قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ آج کینیڈا کی جماعت احمدیہ مسلمہ کے سالانہ جلسے کا افتتاح ایک ایسے روز ہو رہا ہے جب اس مسجد کا بھی افتتاح ہے اور جمعہ کے مبارک دن سے یہ افتتاح ہو رہا ہے اور یہ وہ مسجد ہے جو تمام امریکہ میں، شمالی اور جنوبی امریکہ دونوں کو ملا کر نمازیوں کی گنجائش کے لحاظ سے سب سے وسیع مسجد ہے۔ مسلمانوں میں جماعت احمدیہ تعداد کے لحاظ سے دیکھا جائے تو شاید سب سے چھوٹی جماعت ہو لیکن اللہ کی عبادت کرنے والوں کے لحاظ سے

دیکھا جائے تو کتنا مبارک دن ہے کہ اُسے خدا کی عبادت کرنے والوں کے لئے تمام شمالی اور جنوبی امریکہ میں سب سے بڑا خدا کا گھر بنانے کی توفیق مل رہی ہے۔ پس یہ بہت ہی مبارک دن ہے اور اس مبارک دن میں تمام دنیا کی جماعتوں کو شامل کرتے ہوئے میں تمام حاضرین کی طرف سے محبت بھرا سلام اور مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

ایک اور تاریخی سعادت اس دن کو یہ ہے جس نے جماعت احمدیہ کے قافلہ کو جو شاہراہ اسلام میں دن بدن آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے ایک اور مبارک خبر دی ہے، ایک اور سنگ میل ہے جو کئی منازل آگے بڑھا کر لگایا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ گزشتہ چند خطبات میں میں یہ اعلان کرتا رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ عالمگیر کو یہ توفیق ملی ہے کہ چار براعظموں میں، دنیا کے چار براعظموں میں بیک وقت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس عاجز غلام کی آواز ہی نہیں بلکہ تصویر بھی پہنچ رہی ہے اور اس طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام بڑی شان کے ساتھ پورا ہو رہا ہے کہ ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔“ (تذکرہ صفحہ: ۲۶۰) آج وہ مبارک دن ہے کہ جب میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ خدا کے فضل کے ساتھ آج حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز اس عاجز کے ذریعے چار براعظموں میں نہیں بلکہ دنیا کے تمام براعظموں میں پہنچ رہی ہے اور ایک بھی گوشہ زمین کا ایسا باقی نہیں رہا جہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ صوتی لحاظ سے بھی نہ پہنچ رہی ہو اور تصویری زبان سے بھی نہ پہنچ رہی ہو۔ پس یہ بہت بڑا اور عظیم مبارک دن ہے جو درحقیقت آئندہ دور کے آغاز کی ایک منزل ہے۔ آگے بہت کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہونے والا ہے۔ اس کی تفاصیل میں میں اس وقت نہیں جاتا لیکن آنے والا وقت انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کے لئے خوشخبریوں پر خوشخبریاں لاتا چلا جائے گا۔

اس ضمن میں ہمارے معاندین اور مخالفین جنہوں نے جماعت احمدیہ پاکستان پر غیر معمولی مظالم کئے اور دیگر ممالک میں بھی اُنہی کی تحریکات پر جماعت کے خلاف جھوٹ اور عناد کی تحریکیں چلائی گئیں۔ اُن کا اعتراف میں آج آپ کے سامنے پڑھ کر سناتا ہوں کہ ان تمام تر کوششوں اور تمام تر ان بیہودہ حرکتوں کے نتیجے میں جو خدا کی ناراضگی کا موجب بنیں ان کو کیا حاصل ہوا اور ہمارے ہاتھ کیا آیا۔ حقیقت میں جو شہادت عدو کی شہادت ہو وہی شہادت سب سے زیادہ اعتبار کے لائق ہوتی

ہے یعنی دنیا کے لحاظ سے۔ ویسے تو سب سے بڑی شہادت وہی ہے جو اللہ دے اور اس شہادت میں اللہ کی شہادت کا بھی ذکر موجود ہے۔ چنانچہ ہفت روزہ اہلحدیث لاہور میں ایک مقالہ شائع ہوا ہے بعنوان ''دینی جماعتوں کے لئے لمحۂ فکریہ'' لکھتے ہیں:

''روزنامہ جنگ لاہور کے صفحہ آخر پر قادیانی سربراہ مرزا طاہر احمد کی خبر نے چونکا دیا حیران ہوں باطل پرست ستاروں پر کمندیں ڈال رہے ہیں۔''

ایک طرف باطل پرست کہہ رہے ہیں دوسری طرف ستاروں پر کمندیں ڈالنے کا ذکر ہے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ستاروں پر کمندوں کی بات کی تھی مگر مہدی برحق کے لئے آنے والے نمائندے کے لئے پھر فرمایا تھا کہ جب اسلام کا محض نام باقی رہ جائے گا اور تمام عالم اسلام خرابیوں کا شکار ہو جائے گا یہ مضمون ہے تفصیلی۔ اُس کے بعد آپ نے خوشخبریاں دیں جو خوشخبریاں دیں اُن میں عظیم تر خوشخبری یہ تھی۔ **لو کان الایمان عند الثریا لنا له رجال من هولاء اور رجل من هولاء** (بخاری کتاب التفسیر حدیث نمبر:۴۸۹۸) کہ ایمان ثریا پر بھی پہنچ گیا۔ ثریا پر کمندیں ڈالنے والے میری امت میں سے وہ لوگ پیدا ہوں گے جو ثریا سے ایمان کو واپس کھینچ لائیں گے۔ بات تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مانی جائے گی آنحضو ﷺ کی پیشگوئیوں کو جھٹلانے والوں کی بات تو نہیں مانی جائے گی۔ پس کمندیں ڈالنے کی حد تک تمہارا اعتراف درست مگر اہل باطل نہیں اہل حق ہیں جو آسمان پر، ستاروں پر کمندیں ڈالا کرتے ہیں۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ

''لیکن دینی جماعتیں باہمی سر پھٹول میں مصروف ہیں یہی تمہارا مقدر ہے۔''

تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّ قُلُوْبُهُمْ شَتّٰى (الحشر:۱۵) تم اپنے دشمنوں کو بظاہر ایک دیکھتے ہو تمہاری مخالفت میں ایک اتحاد قائم کر لیتے ہیں لیکن اُن کا اتحاد مخالفت کے سوا کسی صورت میں نہیں ہوا کرتا۔ آپس میں محبت کے نتیجے میں نہیں مل بیٹھا کرتے بلکہ تمہاری دشمنی میں مل بیٹھتے ہیں اس لئے تم سمجھتے ہو کہ وہ جَمِيْعًا ہیں۔ وَ قُلُوْبُهُمْ شَتّٰى اُن کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ باطل جتھا ہے اور آسمان سے باتیں کر رہا ہے۔ دینی جماعتوں کا **نعوذ باللہ من ذٰلک** یہ حال ہے کہ آپس میں سر پھٹول میں مصروف ہیں۔ یہاں بھی خدا کا کلام ہی مانا جائے گا۔ دینی جماعتوں کے

ذکر میں یہ تصویر نہیں کھینچتا بلکہ اُن کے لئے یہ مقدر بتاتا ہے۔ قُلُوۡبُہُمۡ شَتّٰی اُن کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔ پھر آگے لکھتے ہیں۔

''قادیانی باطل ہونے کے باوجود بہت آگے بڑھ رہے ہیں شور وغل اور ہنگامہ آرائی کے بغیر''

اب یہ بھی صفات حسنہ مومنوں کی، خدا کے پاک بندوں کی ہیں۔ یہ جب آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں تو شور وغل اور ہنگامہ آرائی کے ذریعے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن کتنے اعترافات ہیں چھوٹی سی تحریر میں اکٹھے ہوگئے مگر نہایت ہی خاموشی سے وہ اپنے مقاصد کے حصول میں شب وروز مصروف ہیں۔

''قادیانیوں کا بجٹ کروڑوں روپوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ تبلیغ کے نام پر دنیا بھر میں وہ اپنے جال پھیلا چکے ہیں۔ اُن کے مبلغین دُور دراز کے ملکوں کی خاک چھان رہے ہیں۔ بیوی بچوں اور گھر بار سے دور، قوت لا یموت پر فانی ہوکر افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں، یورپ کے ٹھنڈے سبزہ زاروں میں، آسٹریلیا، کینیڈا اور امریکہ میں قادیانیت کی تبلیغ کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں۔''

قادیانیت کی تبلیغ مت کہو، دینِ مصطفی ﷺ کی تبلیغ کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں اور ہمیشہ ہم اسی طرح کرتے چلے جائیں گے۔ یہاں تک کہ خدا کا یہ کلام بڑی شان کے ساتھ پورا ہوا جو حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ اور آپ ؐ کے دین کے متعلق فرمایا گیا۔ ھُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡہُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ وہی خدا ہے جس نے یہ رسول محمد مصطفی ﷺ ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ لِیُظۡہِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ (الصّف:۱۰) تا کہ عالم کے تمام دینوں پر اسلام کو غالب کردے۔ پس یہ سہرا جماعت احمدیہ کے سر پر باندھا گیا ہے اور تقدیر نے باندھ دیا ہے۔ کوئی ہاتھ نہیں جو اس سہرے کو ہمارے سر سے اُچک سکے اور تم خود تسلیم کرتے ہو صرف تمہاری اصطلاح قرآن کی اصطلاح سے ہٹ کر مضمون پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتی ہے مگر دل سے جو حقیقت، جو سچائی اُچھل رہی ہے وہ تو ہر دیکھنے والے کو دکھائی دے رہی ہے۔ بیوی بچوں اور گھر بار سے دور

قوتِ لایموت پر قانع ہو کر افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں، یورپ کے ٹھنڈے سبزہ زاروں میں، آسٹریلیا، کینیڈا اور امریکہ میں قادیانیت، قادیانیت نہ کہو اسلام کی تبلیغ کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں۔ ادھر ہماری کیفیت یہ ہے کہ دینی جماعتوں کے بجٹ چند لاکھوں سے متجاوز نہیں ہوتے۔ دینی جماعتیں کیسی ہیں جن میں خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق ہی نہیں ہے۔ تم میں ایک ایک آدمی ایسا ہے جو ساری جماعت کے عالمگیر چندے سے بڑھ کر اکیلا چندہ دے سکتا ہے لیکن جسے خدا توفیق نہ بخشے۔ دنیا کی کوئی طاقت، کوئی طعنہ، کوئی چڑ کہ اس بات پر آمادہ نہیں کرسکتا کہ خدا کی راہ میں اپنا دل کھولے اور خدا کی راہ پر اپنے پیسے نچھاور کرے۔ یہ توفیق تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدا کردہ اس آسمانی جماعت ہی کو ہے اور باقی باتیں تو چھوڑو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے اعلان کے لئے صرف یہی ایک بات کافی ہے کہ آپؑ نے دنیا میں وہ جماعت دوبارہ پیدا کر کے دکھا دی جو اوّل دور میں حضرت محمد مصطفی ﷺ نے پیدا فرمائی تھی اور جس کے متعلق یہ خوشخبری دی گئی تھی کہ آخری دور میں محمد مصطفی ﷺ کے ایسے غلام ہوں گے جو ویسی ہی اداؤں کے مالک ہوں گے اُن کو آخر میں پیدا ہونے کے باوجود اولین سے ملا دیا جائے گا۔

پس خوش نصیب ہیں وہ احمدی، کینیڈا کے وہ احمدی جن کو اس عظیم مسجد بنانے کی توفیق ملی ہے اور امریکہ کے وہ احمدی جو دُور دراز سے سفر کر کے یہاں پہنچے ہیں اور یورپ کے وہ احمدی جن کو خدا نے سعادت بخشی ہے کہ آج اس تقریب میں بہت خرچ کر کے، بہت تکلیف اٹھا کر اس تقریب کی سعادت سے حصہ پانے کے لئے آئے ہیں اور پاکستان اور ہندوستان اور دیگر جماعتوں کے دُور دُور سے آنے والے سب احمدیوں کو مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چنا ہے اُس عظیم کام کے لئے جو حضرت محمد مصطفی ﷺ کا مقصود ٹھہرایا گیا تھا۔

آپ براہ راست تصویری اور صوتی رابطوں کے ذریعے تمام عالمگیر دنیا کی احمدی جماعتوں کو خوشخبری ہو کہ آج کا دن بہت ہی مبارک دن ہے۔ آج ایک ایسا جمعہ طلوع ہوا ہے جس کی شان آگے پیچھے دیکھنے میں دُور دُور دکھائی نہیں دیتی ایک یکتا جمعہ ہے جس جمعہ کا نور جماعت احمدیہ کے مقدر میں لکھا گیا ہے۔ کوئی دنیا کی طاقت مل کر اس جمعہ کی نقل بنا نہیں سکتی۔ یہ خدا کے کام ہیں اور خدا ہی کی عطا ہیں۔ پھر وہ لکھتے ہیں۔

''مرزا طاہر احمد کا خطاب سیارے کے ذریعے چار براعظموں میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا ہے۔ آسٹریلیا، افریقہ، یورپ، ایشیاء ہمارا عالمی روحانی اجتماع عرفات کے میدان میں حج کے موقع پر ہوتا ہے تو حج کی پوری کیفیات، حرکات وسکنات سیارے کے ذریعے بعض ایشیائی اور افریقی ملکوں تک تو بمشکل پہنچائی جاتی ہیں لیکن تمام دنیا میں نہیں۔''

میں ان سے کہتا ہوں کہ حج کا کاروبار ہمارے سپرد کر دو پھر دیکھو خدا کی قسم! حج کی آوازیں آسمان کی بلندیوں تک اٹھیں گی، ہم ستاروں تک یہ پیغام پہنچائیں گے۔ حج بیت اللہ کی عظمت کو پہچاننے والے، اُس عظمت کے لئے قربانیاں کرنے والی یہ جماعت ہے جو جماعت احمدیہ ہے اور جماعت ہی کے مقدر میں وہ دن لکھا گیا ہے جب حج کی برکتیں تمام دنیا میں عام کر دی جائیں گی۔ ایک آواز ہی نہیں اُس کی برکات برقی رَو کی طرح دلوں کو متاثر کریں گی اور تمام عالم ایک ہاتھ پر اکٹھا کیا جائے گا۔ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کا منصب جماعت احمدیہ ہی کا منصب ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کی غلامی میں ہمیں عطا فرمایا گیا ہے۔ پھر کہتے ہیں۔

''کسی ملک کے سربراہ کی تقریر یا خطاب سیارے کے ذریعے دنیا بھر میں کبھی ٹیلی کاسٹ نہیں کیا گیا۔ مختلف ممالک میں بڑی بڑی سیاسی جماعتیں اور اُن کے قدآور سربراہ موجود ہیں اُن کی تقریریں اور بیانات بھی پریس کے ذریعے پھیلائے جاتے ہیں سیارے کے ذریعے کبھی ٹیلی کاسٹ نہیں کئے گئے۔''

یہ اُن کی لاعلمی ہے، ٹیلی کاسٹ کئے جاتے ہیں گو اس وسیع پیمانے پر نہیں۔ ہمارے ملک میں دو بڑی قومی سیاسی جماعتیں موجود ہیں پاکستان مسلم لیگ، پاکستان پیپلز پارٹی یہ دونوں جماعتیں باری باری ملک کی حکمران رہتی ہیں۔ لیکن افسوس کہ ان کا بھی کبھی کوئی خطاب عالمی طور پر ٹیلی کاسٹ نہیں کیا گیا۔ یہ میں اپنے الفاظ میں بتا رہا ہوں آخری حصہ۔ اب کہتے ہیں:

''سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قادیانیوں کو اتنی خطیر رقم کہاں سے ملتی ہے؟''

پس یہ سوال ہے جو ان سے حل نہیں ہو سکتا۔ جس چیز کی آنکھیں خدا عطا نہ کرے وہ دیکھ

کیسے سکو گے۔ یہ جو موجودہ پروگرام ہے آج کا، جو پانچوں براعظموں میں بیک وقت دکھایا جا رہا ہے اس کی توفیق اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا کے مخلصین کو ملی ہے اور انہوں نے تنہا یہ بوجھ اٹھایا اور اس بوجھ کو سعادت سمجھ کر، چومتے ہوئے اٹھایا۔ بار بار درخواست کی کہ صرف آج کا جمعہ ہی نہیں۔ ہماری جماعت کو اجازت دی جائے کہ اس کے بعد اگلے دن کا پروگرام بھی اور پھر آخری جمعہ جو کینیڈا میں پڑھا جانا ہے یہ ساری تقریبات جماعت احمدیہ کینیڈا کے خرچ پر تمام عالم میں دکھائی جائیں تو سرسری جواب تو یہی ہے کہ جماعت احمدیہ کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق عطا فرمائی ہے کہ آج ساری دنیا کے براعظموں میں جو پروگرام دکھایا جا رہا ہے اس کا بوجھ اُنہوں نے سعادت سمجھ کے اٹھا لیا لیکن حقیقی بات یہ ہے کہ دین کی راہ میں قربانی کرنے والوں کو جو دل عطا ہوتے ہیں وہی ان کا خزانہ ہے، جو قربانی کی روح ان کو عطا ہوتی ہے وہی اُن کا خزانہ ہے۔ اس خزانے میں اللہ تعالیٰ اتنی برکت ڈالتا ہے کہ کوئی عمرو عیار کی زنبیل کا تصور اُس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ایسی حیرت انگیز قربانی کی روح جماعت احمدیہ کو نصیب ہوئی ہے کہ ساری دنیا کی طاقتیں مل کر بھی ایسے انسان پیدا نہیں کر سکتیں جیسے ایک خدا کے بندے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ڈھالنے، بنانے کی توفیق ملی۔ ان معنوں میں جن معنوں میں حضرت مسیحؑ مٹی سے پرندے بنایا کرتے تھے۔

پس اے جماعت احمدیہ! عالمگیر تم وہ مٹی کے پرندے ہو جن میں آسمانی روح پھونکی گئی ہے تمہارا مقدر تو اڑنا ہے، ہوا کے دوش پہ بھی اڑنا ہے، لہروں کے ذریعے بھی پہنچنا ہے اور الحمد للہ کہ آج کا دن کئی لحاظ سے اُن روحانی طیور کی پروازوں کا وہ منظر پیش کر رہا ہے۔ ایک احمدی نے مجھے پاکستان سے خط لکھا کہ مسیح کے آسمان سے نزول کا ایک یہ بھی مطلب ہے کہ آسمان سے آواز اتر رہی ہے اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔ میں نے اُن سے کہا کہ یہ ایک ذوقی نقطہ ہے، دلچسپ بات ہے لیکن نزول مسیح تو ہو چکا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ہو چکا اسی کی برکتیں ہیں جو دنیا میں پھیلتی چلی جائیں گی۔ جہاں تک آسمان سے آوازوں کے اترنے کا تعلق ہے یہ تو اُن مولویوں کو جواب ہے جو خدا کی طرف سے دیا جا رہا ہے، جنہوں نے ہماری آوازوں پر پاکستان میں پابندی لگائی، ہمارے جلسوں پر پاکستان میں پابندی لگائی، ہماری تبلیغ پر پاکستان میں پابندی لگائی، **یہ جواب اُن کو جواب ہے کہ تمہاری ساری زنجیریں آسمان کی تدبیریں توڑ کر پرزے پرزے کر دیں گی۔ کوئی**

زنجیر نہیں ہے جو میرے بندوں کی راہ میں حائل ہو سکے، تم زنجیروں پر زنجیریں پہناؤ اللہ تعالیٰ ان کو مزید آزادی کے ساتھ، تیزی کے ساتھ چہار دانگ عالم میں پھیلنے اور پھولنے اور پھلنے کی پہلے سے بڑھ کر توفیق فرماتا جائے گا۔ ان کے سفر کی راہوں میں تمہاری ذلیل گالیاں حائل نہیں ہو سکتیں۔ یہ وہ قافلہ نہیں جو تمہاری گھٹیا حرکتوں اور ادنیٰ اور ذلیل کوششوں کے نتیجے میں اپنی ترقی کی راہ پر آگے بڑھنا چھوڑ دے تم تو اس قافلے کی خاک کو بھی پا نہیں سکو گے۔ اب وہ دن آرہے ہیں کہ جماعت احمدیہ پہلے سے کئی گنا زیادہ تیزی کے ساتھ اور وہ دن آرہے ہیں کہ جماعت احمدیہ پہلے سے دسیوں گنا تیزی کے ساتھ اور میں یہ یقین رکھتا ہوں کہ جو دن آرہے ہیں کہ جماعت احمدیہ سینکڑوں گنا سے زیادہ تیزی کے ساتھ آگے بڑھ کر پھیلنے والی اور دنیا کے قلوب کو فتح کرنے والی ہے۔ یہ صدی ایک غیر معمولی صدی ہے ابھی تو آغاز ہوا ہے آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔ یہ تو ابھی چند سالوں کی بات ہے تصور کریں کہ اس صدی کے اختتام تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیوانے اسلام کو کہاں کہاں تک پہنچا کر نہیں چھوڑیں گے۔

پس میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ دعاؤں اور کوششوں اور دن بدن بڑھتی ہوئی قربانیوں کے ساتھ اس نیک کام کو آگے بڑھاتی چلی جائے گی اور وہ جھنڈا جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھ میں دنیا کے غلبے کا مقدر کیا جا چکا ہے ہمیں ادنیٰ غلاموں کو توفیق ملے گی کہ یہ جھنڈا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھوں میں تھمائے۔

اے آقا، اے تمام جہانوں کے رسولؐ، اے سید ولدِ آدمؑ، اے تمام انبیاءؑ کے سردار ﷺ یہ تیرا جھنڈا ہے، تیرے ادنیٰ غلاموں کو تیری دعاؤں کی برکت سے یہ توفیق ملی ہے کہ اس جھنڈے کو آج سارے عالم میں گاڑ دیں۔ پس تُو اور تیرا نام ہمیشہ بلند رہے۔ آئندہ آنے والی نسلیں ہمیشہ ہر ملک، ہر براعظم کے قریہ قریہ سے تجھ پر سلام اور درود بھیجتی رہیں۔ یہ وہ کام ہے جو ہمیں کرنا ہے اور اس راہ میں ابھی بہت سی منازل طے کرنی ہیں، بہت سے سفر طے کرنے ہیں۔

ایک مسجد کے قیام سے یا ایک خطبہ جمعہ کے دنیا میں نشر ہونے سے یہ نہ سمجھیں کہ ہم اپنے مقصد کو پہنچ گئے ہیں۔ مقصد تک پہنچنے کے آغاز ہو رہے ہیں، پہلے قدم ہیں جو اٹھائے جا رہے ہیں۔ اور اس مسجد کی تعمیر کے سلسلے میں میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ حقیقت میں جماعت احمدیہ کی

ترقی کا راز مساجد میں ہے اور اُن مساجد میں ہے جن مساجد کو خدا تعالیٰ کی قائم کردہ شرطوں کے ساتھ آباد کیا جائے۔ بہت سے احمدی دوست، زائرین مجھے مبارک باد دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کینیڈا کو بہت وسیع نہیں بہت خوبصورت مسجد بنانے کی توفیق ملی ہے۔ میں اُنہیں سمجھاتا ہوں کہ مسجد کی زینت تو عبادت کرنے والوں کے دلوں کی زینت سے تعلق رکھتی ہے۔ ظاہری زینت کا میں نے تو قرآن کریم میں کہیں ذکر نہیں پڑھا۔

خانہ کعبہ جو سب سے زیادہ حسین اور سب سے زیادہ دلآویز اور دلربا مسجد ہے وہ جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے پیارے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک کھنڈر سے دوبارہ تعمیر کرتے ہوئے از سرِ نو اُس کی تعمیر کا کام مکمل کیا تو اُس کا دیکھتے ہی نظریہ کسی نقطہ نگاہ سے بھی، کسی Archtecture View Point یعنی نقشے بنانے والوں کے نقطہ نگاہ سے اس لائق نہیں ٹھہرایا جا سکتا کہ اُسے دنیا میں ایک خوبصورت تعمیر کے نمونے کے طور پر پیش کیا جائے لیکن وہ سب سے زیادہ حسین عمارت تھی جس پر خدا کی محبت کی نظریں پڑ رہی تھیں اور اتنے پیار سے اُس کا ذکر قرآن کریم میں ملتا ہے کہ کسی اور مسجد کا اس پیار سے ذکر نہیں ملتا۔ حقیقت میں مساجد کی شان عمارت میں نہیں بلکہ اُن دلوں میں ہے جو خدا کے حضور رکوع کرتے ہوئے، سجدہ ریز ہوتے ہوئے اُن مساجد میں حاضر ہوتے ہیں چنانچہ قرآن کریم میں فرمایا خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (الاعراف:۳۲) دیکھو مسجدوں سے تم زینت نہیں پاؤ گے، مسجدیں تم سے زینت پائیں گی اس لئے اپنی زینتیں یعنی اپنے تقویٰ اور اپنے خلوص اور خدا کی راہ میں نچھاور ہونے کے جذبے لے کر، روح کے رکوع اور سجدے کرتے ہوئے مساجد میں جایا کرو اور وہ آیت جس کی میں نے تلاوت کی ہے۔ اُس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۸﴾ (التوبہ:۱۸)

کہ دیکھو اللہ تعالیٰ کی مساجد کو صرف وہی لوگ آباد کرتے ہیں مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ جوایمان لاتے ہیں اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور نمازوں کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور خدا کے سوا کسی دوسرے سے نہیں ڈرتے۔ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ۔ پس بعید نہیں کہ یہی وہ لوگ ہوں جو خدا کے حضور مُهْتَدِيْنَ میں شمار کئے جائیں۔ پس جماعت احمد یہ کینیڈا پر ایک بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کیونکہ آپ نے یہ جو مسجد بنائی ہے اسے سجانا ابھی باقی ہے۔ اس کی ظاہری ٹیپ ٹاپ اور رنگ وصورت اور شکل جو بنادی گئی ہے بہت دیدہ زیب ہے اس میں شک نہیں لیکن قرآن کہتا ہے کہ ابھی تمہیں اپنی زینتیں لے کر اس مسجد میں حاضر ہونا ہوگا تبھی یہ مسجد خوبصورت مسجد بنے گی۔ پس جماعت احمدیہ کینیڈا کو عبادات کی طرف توجہ کرنی ضروری ہے۔ یہ وہ ملک ہے جو چاروں طرف سے ایسے اثرات میں گھرا ہوا ہے یعنی مغربی تہذیب کے اثرات اسے چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں جو عبادت سے روگردانی پر آمادہ کرتے ہیں، جو خدا کے سوا دل جھوٹے بتوں کی طرف پھیرنے والے اثرات ہیں۔ پس جماعت احمدیہ کینیڈا کے لئے ابھی وہ منازل باقی ہیں جنہیں سر کرنے کے بعد حقیقت میں یہ مسجد پایۂ تکمیل کو پہنچے گی، ابھی آغاز ہے۔ پس میں آپ کو خصوصیت کے ساتھ عبادت کے قیام کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں اور آپ کی وساطت سے یعنی آپ کو مخاطب کرتے ہوئے **تمام دنیا کی جماعتوں کو بھی بیک وقت مخاطب کرتے ہوئے سمجھاتا ہوں کہ مسجدیں بنائیں اور خوب بنائیں۔ خوبصورت بناسکیں تو بہت بہتر ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ مساجد کو اپنے تقویٰ سے زینت بخشیں اور عبادات کے ذریعے سجائیں تب مساجد بنانے کا حق ادا ہوگا اس کے بغیر نہیں۔**

حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کی غلامی کا دعویٰ اور آپ کی محبت کا دعویٰ کرنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ عبادت کے مضمون پر آپ کی سیرت کا مطالعہ کریں اور آنحضور ﷺ نے جس شان سے عبادت کو زندہ کیا اور اپنی راتوں کو جگایا اُسی شان سے اپنی عبادات کو زندہ کرنے اور راتوں کو جگانے کی کوشش کریں۔ حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔

> ''اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور پانچوں وقت کی نماز پڑھو۔ ایک مہینے کے روزے رکھو اپنے اموال کی زکوٰۃ دو اور جب میں کوئی حکم دوں تو اس کی اطاعت

کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔''

(ترمذی کتاب الجمعہ حدیث نمبر: ۵۵۹)

پھر حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں۔

''کہ آنحضرت ﷺ کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ اگر کسی کے دروازے کے پاس نہر گزر رہی ہو اور وہ اس میں دن میں پانچ بار نہائے تو اس کے جسم پر میل رہ جائے گی۔ صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! کوئی میل نہیں رہے گی۔ آپؐ نے فرمایا یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے گناہ معاف کرتا ہے اور کمزوریاں دور کرتا ہے'' (مسند احمد حدیث نمبر: ۱۳۷۵۷)

مختلف ماحول کے مختلف اثرات ہوا کرتے ہیں۔ بعض ماحول میں مادی کثافت بہت ہوتی ہے اور کپڑے بار بار گندے ہوتے ہیں۔ انگلستان میں مجھے یاد ہے ایک زمانے میں Smog ہوا کرتی تھی۔ دھوئیں ملی ہوئی Smog اور اُس سے کالر اتنی جلدی گندے ہوا کرتے تھے کہ دن میں بار بار لوگوں کو کالر بدلنے پڑتے تھے۔ قمیض بدلنے کی توفیق نہیں ملتی تھی دوسرے وہ کوٹ کے اندر ہی ہوتی تھی تو ایک وقت میں دو دو کالر لے کر لوگ گھر سے نکلا کرتے تھے۔ جب پہلا گندہ ہو جائے تو دوسرا استعمال کریں گے تو یہاں ان ملکوں میں مادی Pollution بھی پھیل رہی ہے اس کے لئے لازمی جماعت کو کوشش کرنی چاہئے مگر روحانی Pollution اتنی ہے کہ اگر کہیں دن میں پانچ بار نہانے کی ضرورت ہے تو یہاں بہت ضرورت ہے کہ دن میں پانچ پانچ بار نہایا جائے۔

پس وہ گھر جو نمازوں کو زندہ کرتے ہیں جہاں دن میں پانچ بار نہانے کے لئے چھوٹی چھوٹی اپنی نہریں جاری کی جاتی ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو اس دنیا کی کثافت سے محفوظ رکھے گا۔ اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو یہ تاریکی اور گند آپ کے گھروں میں داخل ہو گا اور آپ کی روحوں کو ناپاک کر دے گا۔ پھر اُس وقت مجھے ماں باپ اگر یہ لکھیں کہ ہمارے بچوں کو کیا ہو گیا ہے، یہ دین کو چھوڑ کر دوسری طرف چل پڑے ہیں تو اُس وقت میں اُن سے کہوں گا کہ بہت دیر ہو چکی۔ تمہیں پہلے اپنا فرض ادا کرنا چاہئے تھا، پہلے اپنے گھر میں وہ پانی جاری کرنا چاہئے تھا جو نماز اور عبادتوں کا پانی ہے جس میں پانچ وقت نہا کر تمہارے بچے صاف ستھرے رہتے تو دنیا کی کوئی آلودگی اُن کو گندا نہ کر سکتی۔ یہ ملک وہ ہیں

جہاں گھروں گھروں میں تالاب بنائے جاتے ہیں اور بہت خوبصورت تالاب جن کو دیکھ کر انسان کی ظاہری آنکھ مسحور ہو جاتی ہے لیکن مومن کو ایک چیز سے ملتی جلتی چیز کا خیال آنا چاہئے ، اُس کو سوچنا چاہئے کہ یہ دنیا والے لوگ دنیا کے لحاظ سے کتنے خوبصورت اور تسکین والے گھر بناتے ہیں اور دنیا کے لحاظ سے روزانہ نہانے اور صاف ستھرا ہونے کا کیسا کیسا انتظام کرتے ہیں۔ہم محمد مصطفی ﷺ کی جماعت ہیں کیا ہمیں ان سے نصیحت نہیں پکڑنی چاہئے کہ ہمارے گھروں میں پانچ وقت صفائی کا انتظام نہیں ہونا چاہئے اور وہ جاری وساری کوثر کے چشمے نہیں بہنے چاہئیں جو روحوں کو دھوتی اور پاک اور صاف کرتی ہیں اور خدا کے حضور حاضر ہونے کے لئے تیار کرتی ہیں۔وہ زینت آپ نے خود اپنے لئے اختیار کرنی ہے پھر مسجدوں کو زینت بخش سکیں گے۔اگر آپ کو زینت عطا نہ ہوئی تو یہ مسجد بے زینت رہے گی اور کتنے افسوس کا مقام ہوگا کہ ظاہری طور پر آپ اتنا خرچ کر کے، اتنی تکلیفیں اٹھا کر خدا کا ایک گھر بنائیں جو بظاہر نمازیوں سے آباد ہو مگر خدا کی نظر میں وہ ویران ہو۔خدا نہ کرے کبھی جماعت احمدیہ پر یہ وقت آئے کہ یہ منظر جماعت احمدیہ پر صادق آئے۔

آنحضرت ﷺ نے تو یہ نقشہ کھینچتے ہوئے آخرین کے زمانے کے بھٹکے ہوئے مسلمانوں کی تصویر کھینچی ہے ان کے متعلق فرمایا ہے کہ ایک ایسا وقت آنے والا ہے۔**ان یاتی علی الناس زمان لایبقی من الاسلام الا اسمہ ولایبقی من القرآن الا رسمہ مساجد ھم عامرۃ وھی خراب من الھدیٰ** (مشکوۃ کتاب العلم والفضل صفحہ:۳۸) افسوس کہ ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ جب اسلام کا صرف نام رہ جائے گا، جب قرآن صرف خوبصورت تحریروں میں ڈھالنے کے لئے رہ جائے گا، مساجد بظاہر آباد ہوں گی مگر ہدایت سے خالی۔**علماء ھم شر من تحت ادیم السماء** اُس بدنصیب دور کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔پس جماعت احمدیہ کے لئے یہ بڑی بھاری نصیحت ہے اگر تقویٰ کے ذریعے سے آپ نے اپنی مسجدوں کو آباد نہ کیا تو ظاہری طور پر اگر مسجدیں آباد ہوئیں تو خدا کی نظر میں وہ **خراب من الھدی** ہی رہیں گی۔خدا کرے کہ ہماری مسجدیں ہمیشہ خدا کی نظر میں آباد رہیں۔

آنحضرتؐ نے ایک موقع پر فرمایا:''قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور اُس نے نجات پالی۔اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہو گیا اور گھاٹے میں رہا۔اگر اُس کے فرضوں میں کوئی کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا دیکھو میرے

بندے کے کچھ نوافل بھی تو ہیں اگر نوافل ہوئے تو فرضوں کی کمی اُن نوافل کے ذریعے پوری کر دی جائے گی۔ اسی طرح اُس کے باقی اعمال کا معائنہ ہوگا اور اُن کا جائزہ لیا جائے گا۔'' (ترمذی کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر: ۳۷۸)

پس قیام نماز کے ساتھ کچھ لوازمات ہیں جو نماز کی مرکزی روح کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ وہ نوافل اور تہجد کی نمازیں ہیں پس اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی آئندہ نسلوں میں نماز قائم رہے اور پوری شان اور حفاظت کے ساتھ قائم رہے تو اس کے اردگرد وہ فصیلیں بھی کھڑی کریں جو نوافل کی فصیلیں ہیں ان سے نماز پر ضرب نہیں آئے گی۔ اگر کبھی کمزوری دکھائیں گے تو نوافل کی حد تک اثر رہے گا لیکن فرائض قائم رہیں گے۔ اس لئے ضروری ہے کہ صرف گھروں میں نماز باجماعت کے قیام کی عادت ہی نہ ڈالی جائے بلکہ نوافل کی روح کو ترویج دی جائے اور اپنے بچوں کو نفل پڑھنے سکھائے جائیں۔ کبھی آدھی رات کو اٹھا کر اُن کو تہجد کے مزے میں شامل ہونے کی بھی توفیق عطا ہو تو رفتہ رفتہ اُن کو چسکے پڑیں گے، رفتہ رفتہ اُن کو عادت ہوگی اور بڑے ہو کر یہی یادیں ہیں جو اُن کی پاکباز زندگی کی شکل میں ڈھل جائیں گی۔ پس چھوٹے بچوں کی حفاظت کے لئے خصوصیت سے یہ بہت ضروری ہے اور آپ میں سے وہ بڑے بھی جو اب تک نماز کے قیام سے محروم ہیں میں اُن کو متنبہ کرتا ہوں کہ نماز کا قیام ازبس ضروری ہے۔ نماز قائم ہوگی تو جماعت احمدیہ قائم رہے گی اگر نماز گری تو جماعت احمدیہ گر جائے گی اور کوئی چیز اسے دوبارہ قائم نہیں کر سکے گی اس لئے نمازوں کی حفاظت کریں۔

وہ مسجد جو یہاں بنائی گئی ہے اس مسجد تک تو لوگ دور دور سے کبھی کبھی پہنچا کریں گے لیکن گھر کی مسجد میں تو ہر انسان پہنچ سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا گھر بنایا تو بیت الدعاء بنائی اور صحابہؓ میں یہ رواج تھا کہ اپنے گھروں میں چھوٹی سی مسجد بنا لیا کرتے تھے تا کہ وہ لوگ جو مسجد تک نہ جا سکیں وہ وہاں نماز پڑھ لیا کریں۔ مجھے یاد ہے دارالانوار میں ہمارے نانا کا گھر تھا ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب کا اُنہوں نے گھر میں چھوٹی سی مسجد بنائی ہوئی تھی۔ جب وہ معذور ہو گئے تو مسجد تک نہیں جا سکتے تھے اُسی مسجد میں نماز پڑھاتے تھے یا پھر اپنے بچے کے ذریعے اُس کو آگے کھڑا کر کے آپ باجماعت نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ تو یہ بہت ہی پاکیزہ سنت ہے کہ اپنے گھروں میں کوئی جگہ عبادت کے لئے مخصوص کر دی جائے تو اس سے باجماعت نماز کی Institution یعنی یہ جو نظام ہے یہ زندہ رہے گا اور اس کے علاوہ خدا کے فضل سے نوافل کی بھی تحریک کی جاتی رہے۔ پیار اور محبت کے ساتھ اس طرح کے دل آمادہ ہوں،

متنفر نہ ہوں۔ نفل کے معاملے میں تو کوئی سختی نہیں ہو سکتی۔ نفل کی تحریک آپ کی خوش اداؤں سے ہوگی۔ نفل تبھی آپ کے اولاد میں قائم ہوں گے جب آپ کے بچے آپ کو اس رنگ میں نفل پڑھتے دیکھیں گے تو وہ یادیں اُن کے دلوں پر جاگزین ہو جائیں گی۔ اُن کا دل چاہے گا کہ ہم بھی ایسا کریں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے بچوں میں یہ فطرت پیدا کی ہے ایک یہ طبعی رجحان رکھا ہے کہ اپنے ماں باپ کو جو چیز خاص انہماک سے اور پیار سے کرتے دیکھتے ہیں تو اُسی طرح شروع کر دیتے ہیں۔ ہم نے اپنے گھروں میں بڑوں کو دیکھا ہے کہ بچے شروع سے ہی ساتھ نماز میں کھڑے ہو جاتے ہیں، چندے دیتے ہیں اور پیار اور اخلاص کا اظہار اپنے معصومانہ رنگ میں ہمیشہ کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ نے اُن بچوں کو توفیق دی کہ وہ نماز پر قائم ہوئے اور دوسروں کو نماز پر قائم کرنے والے بنے پس اپنے ہر گھر میں نماز کے قیام کے لئے محنت کریں اور دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کی یا رسولؐ اللہ! ضرور بتائیے۔ آپؐ نے فرمایا سردی وغیرہ کی وجہ سے، دل نہ چاہنے کے باوجود خوب اچھی طرح وضو کر لو اور مسجد میں دور سے چل کر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ یہ بھی ایک قسم کا رباط ہے یعنی سرحد پر چھاؤنی قائم کرنا۔ (مسلم کتاب الطہارت حدیث نمبر: ۳۶۹)

قرآن کریم نے مسلمانوں کو نصیحت فرمائی ہے کہ رَابِطُوا (آل عمران: ۲۰۱) کہ اپنی سرحدوں کی حفاظت کرو۔ یہ انتظار نہ کرو کہ تمہارا دشمن دل تک آ پہنچے تب تم دفاع کی کوشش شروع کرو جو سرحدوں کی حفاظت کرتے ہیں اُن کی سلطنتیں، اُن کے ممالک محفوظ رہتے ہیں۔ پس فرمایا کہ سرحدوں کی حفاظت کرنے کا مضمون میں تمہیں سمجھاؤں وہ یہ ہے کہ تم ہر حالت میں نماز کو قائم کرو۔ سخت سردی میں انسان کا دل چاہتا ہے کہ چلو تیمّم کر لوں گرم پانی میسر نہیں ہے اور اُس زمانے میں تو نہیں ہوا کرتا تھا اکثر۔ قادیان میں بچپن میں ہم نے دیکھا ہے۔ یہ آج کل کے Hot Water Tapes یہ کہاں ہوا کرتیں تھیں۔ سخت ٹھنڈا پانی جو بعض دفعہ کورے جم بھی جایا کرتا تھا۔ اُسی سے ہم سب وضو کیا کرتے تھے۔ تو آنحضور ﷺ نے یہ فرمایا کہ جب ایک تکلیف اور امتحان اپنی انتہا کو پہنچا ہو اُس وقت اپنی سرحدوں کی حفاظت کرنا۔ یہ ہے سرحدوں پر گھوڑے باندھنا اور مثال یہ دی کہ سخت ٹھنڈے پانی میں دل نہ چاہتے ہوئے بھی ٹھنڈے پانی سے اللہ تعالیٰ کی خاطر خوب سنوار کر وضو کرو پھر نماز پڑھنے جاؤ پھر ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار شروع کر دو۔

آنحضو ﷺ کی اپنی نماز کی کیفیت کیا تھی؟ اس سلسلے میں بھی میں آپ کو چند احادیث سناتا ہوں تاکہ آپ کو معلوم ہو وہ کون سی نمازیں ہیں جو دوسروں کے دیکھنے والوں میں جاگزین ہو جاتی ہیں۔ ایسا مستقل نقش بن جاتی ہیں، وہ نقش اُن کی زندگی کی عادات میں بدل جاتا ہے، وہ اُن کی فطرت ثانیہ بن جاتا ہے۔ ایسی نمازیں پڑھنے کی ضرورت ہے گھروں میں۔ اگر مائیں ایسی نمازیں پڑھیں جنہیں پنجابی میں ٹرخانہ کہا کرتے تھے اُردو میں بھی شاید ٹرخانہ کہتے ہوں مجھے علم نہیں۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ میں مسجد اقصیٰ نماز پڑھنے گیا تو ایک چھوٹا سا لڑکا اتنی تیز نماز پڑھ رہا تھا کہ جیسے پنکھا چل رہا ہو۔ وہ ٹکا ٹک ٹکا ٹک ٹکریں لگائیں اور فارغ ہو کر چل پڑا۔ مجھے نظر آیا بعد میں، میں نے کہا تم یہ کیا کر رہے تھے۔ اس نے کہا اللہ میاں نوں ٹرخانہ ای اے۔ فرض پورا کرنا ہے اللہ تعالیٰ کے سامنے ظاہری طور پر اپنے آپ کو پیش کر دینا بس۔ میرا کام ہو گیا خدا کو ٹرخا کوئی نہیں سکتا، اپنے آپ کو ٹرخاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ لوگ جو خدا کے بندوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں اُن کا کیا ہوتا ہے وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّآ أَنْفُسَهُمْ (البقرہ: ۱۰) **اگر نمازوں میں تم خدا کو ٹرخاؤ گے تو تم اپنی نسلوں کو ٹرخا رہے ہو گے، اپنے مستقبل کو ٹرخا رہے ہو گے، اپنی عاقبت کو ٹرخا رہے ہو گے، کوئی خدا کو ٹرخا نہیں سکتا یہ بات اُلٹی ہے تم پر اُلٹتی ہے جو خدا اور خدا والوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔** پس نمازیں اس طرح سنوار کر پڑھیں جس طرح حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ پڑھا کرتے تھے پھر اس مسجد کا حق ادا ہو گا اور گھر گھر میں اس مسجد کا حق ادا ہو گا۔ پھر خدا آپ کو توفیق بخشے گا کہ آپ بستی بستی میں مساجد بنائیں گے اور خدا کی محبت اور پیار کی نظریں ہر اُس مسجد پر پڑا کریں گی جو احمدی متقی کو بنانے کی توفیق عطا ہو۔

آنحضرت ﷺ کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات میری آنکھ کھلی تو میں نے حضو ﷺ کو اپنے بستر پر نہ پایا مجھے خیال آیا کہ حضو ﷺ مجھے چھوڑ کر کسی اور بیوی کے پاس چلے گئے ہیں۔ پھر میں حضور ﷺ کی تلاش کرنے لگی تو کیا دیکھتی ہوں حضو ﷺ رکوع میں ہیں ایک ویران سی جگہ میں اندھیری رات تھی، اس لئے میں کہتا ہوں اندھیری رات تھی کہ آگے مضمون بتا رہا ہے، حضور نماز میں، رکوع میں یا شائد آپؐ اُس وقت سجدہ کر رہے تھے یعنی دکھائی نہیں دے رہے تھے۔ آواز سے پتا چلا کہ کیا ہو رہا ہے اور یہ دعا کر رہے تھے کہ اے اللہ! تُو اپنی تمام تعریفوں کے ساتھ ہر قسم کی بزرگی کا حامل ہے تُو ہی میرا رب ہے تیرے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں اور آپؐ یہ بھی کہہ رہے تھے کہ اے اللہ جو کچھ

میں لوگوں سے چھپ کر کرتا ہوں اور جو کچھ میں اُن کے سامنے کرتا ہوں اُن میں سے میرے ہر عمل کو اپنی رحمت اور مغفرت سے ڈھانپ لے۔ (نسائی کتاب عشرۃ النساء حدیث نمبر ۳۹۰۲) کیسی عجیب دعا ہے۔ اتنا عظیم عارف باللہ وہ انسان تھا، وہ تمام نبیوں کا سردار بنایا گیا، تمام زمانوں کا سردار بنایا گیا۔ فرماتے ہیں جو میں چھپ کر کرتا ہوں ہوسکتا ہے اُس میں بھی کوئی ریاء کا نعوذ باللہ من ذٰلک پہلو، کوئی ایسی بات ہو جو تیرے حضور پسندیدہ نہ ہو اس لئے میں تو یہ التجاء کرتا ہوں کہ صرف میرے ظاہر نہیں میری چھپی ہوئی عبادتوں پر بھی اپنی رحمت اور مغفرت کی چادر ڈال دے اور اُسے اپنی ستاری کے پردے میں چھپالے۔ آنحضرت ﷺ دل کی گہرائی تک خلوص ہی خلوص تھا۔ جھوٹ تو درکنار، جھوٹ کی کسی دور دراز سے اثر کا بھی کوئی شائبہ آنحضرت ﷺ کی نیتوں کی آماجگاہ پر نہیں پڑا کرتا تھا یا دل پر نہیں پڑتا تھا۔ انکساری کا عجیب عالم ہے کہ آنحضور ﷺ اپنے رب کے حضور جھکتے ہوئے عرض کر رہے ہیں اے خدا! میری وہ عبادتیں جو میں ظاہر میں لوگوں کے سامنے مجبوراً کرتا ہوں تُو نے حکم دیا ہے اور وہ عبادتیں جو میں چھپ کر کرتا ہوں ان دونوں پر یکساں اپنی رحمت اور مغفرت کی چادر ڈال دے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ میں نے حضور ﷺ کو جب نماز میں اس طرح دعا کرتے دیکھا تو اپنی حالت پر افسوس کرتے ہوئے لوٹ آئی۔ میں کیا سمجھی تھی اور کیا ہو رہا ہے۔ کیسا ظن کیا میں نے اپنے آقا حضرت محمد مصطفی ﷺ پر۔ کس کی محبت میں نکلے تھے اور میں نے کیا سمجھا کہ کس کی محبت میں نکلے ہوں گے؟ پھر آنحضرت ﷺ کی یہ عادت تھی ہر لمحہ نماز کا انتظار رہتا تھا، ہر وقت طبیعت نماز کے لئے بے چین رہتی تھی، دل مسجد میں ہی پڑا ہوا تھا۔ حضرت بلالؓ کو فرمایا کرتے تھے۔ **یا بلال ! اقم الصلاۃ ارحنا** (ابوداؤد کتاب الادب حدیث نمبر: ۴۳۳۳) اے بلال! نماز کے ذریعے ہمیں راحت تو پہنچاؤ کیونکہ وہ اذان دیا کرتے تھے۔ مراد یہ تھی کہ وقت ہو تو اذان دیا کرو تا کہ ہمیں باجماعت نماز کی توفیق ملے اور اس طرح دل کو راحت پہنچے۔ آخری بیماری کے دوران حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کا نمازوں سے عشق کس شان کے ساتھ ظاہر ہوا ہے اُس کی دو مثالیں میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ صحیح بخاری کتاب المغازی باب مرض النبی ﷺ میں لکھا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اکرم ﷺ کی بیماری شدت اختیار کر گئی اور تکلیف بڑھ گئی تو آپؐ نے اپنی بیویوں سے اجازت چاہی کہ بیماری کے ایام میرے گھر میں گزاریں یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں۔ اُنہوں نے حضور ﷺ کو اجازت دے دی تو آپؐ

نے ایک دن دو آدمیوں یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک اَور شخص کا سہارا لے کر باہر نکلے، اس حال میں کہ آپ کے دونوں پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کیا کرتی تھیں کہ رسول کریم ﷺ میرے گھر میں آئے اور بیماری مزید بڑھی تو فرمایا کہ مجھ پر سات مشکیزوں کا پانی بہاؤ جو بھرے ہوئے ہوں۔ ایسی شدت سے، بخار کی تپش کی ایسی شدت کے ساتھ اُس بخار میں آپؐ مبتلا تھے کہ فرمایا سات مشکیزوں کا پانی بہاؤ جو بھرے ہوئے ہوں اور اُن کے بندھن کھولے نہ گئے ہوں، کچھ بھی پہلے استعمال نہ ہوا ہو تا کہ مجھے کچھ اُفاقہ ہو جائے اور لوگوں سے باتیں کرسکوں۔ تب ہم نے حضرت اقدس ﷺ کو ایک ٹب میں بٹھایا اور آپؐ پر مشکیزوں سے پانی بہانا شروع کیا۔ یہاں تک کہ آپؐ ہاتھ سے اشارہ فرمانے لگے کہ بس بس کافی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں پھر آپؐ لوگوں کی طرف تشریف لے گئے اور اُنہیں نماز پڑھائی اور خطاب فرمایا۔

یہ نماز کا شوق تھا دراصل جس کی خاطر آپؐ نے بخار کو اس طرح اتارا اتنی سخت تپش تھی کہ سات مشکیزوں کا پانی آپؐ پر بہایا گیا اور اس طرح جب بخار کم ہوا تب آنحضور ﷺ اپنی دیرینہ خواہش کو پورا کر سکے جو بیماری کے دنوں میں پیدا ہوئی تھی۔ اس لحاظ سے دیرینہ کہ آپؐ باہر جا کر سب میں بیٹھ کر عبادت کرسکیں اور اُنہیں نصیحت فرماسکیں۔

ابن شہاب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بتایا کہ پیر کا دن تھا جس دن حضورؐ کی وفات ہوئی تھی۔ یہ آخری دن ہے مرض الموت کا۔ مسلمان فجر کی نماز میں مسجد نبوی میں مصروف تھے اور ابو بکرؓ نماز پڑھا رہے تھے کہ اچانک حضورؐ نے اُس وقت جب دو صفوں میں نمازی نماز میں کھڑے تھے حضرت عائشہؓ کے حجرہ کا پردہ اٹھایا اور کچھ دیکھ کر مسکرائے اور ہنس دیئے اور وہ سب چونک گئے۔ حضورؐ نے اُنہیں اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اپنی نماز مکمل کرو۔ پھر حضورؐ حجرے کے اندر ہو گئے اور پردہ گرا دیا۔ اس قدر شدید تکلیف تھی اُس وقت کہ دوسری احادیث سے جس میں آپؐ کے مرض الموت کے آخری دن کا نقشہ کھینچا گیا ہے پڑھ کر دل سُن ہو جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی تکلیف کا حال پڑھ کر کہ کس طرح کس سخت تکلیف سے آپؐ اس دنیا سے اس وجہ سے رخصت ہو رہے تھے صرف بخار کی تکلیف نہیں تھی بلکہ یہ تکلیف تھی کہ میرے پیچھے کیا ہوگا اور لوگ کہیں یہ نہ کرلیں وہ نہ کرلیں۔ چنانچہ آپؐ کی آخری وقت کی نصیحتیں اسی مضمون پر مشتمل تھیں اور سب سے زیادہ جو غالب چیز تھی وہ یہ تھی کہ جن

غلاموں کو میں نے عبادت کے آداب سکھائے ہیں اور عبادت کے ڈھنگ سکھائے ہیں وہ کیا میرے بعد عبادت کو جاری بھی رکھیں گے کہ نہیں۔ پس آنحضرت ﷺ نے آخری خواہش جو اس دنیا میں پوری کی ہے وہ یہ کہ پردہ اٹھا کر اُن نمازیوں کو دیکھا ہے جن کو آپؐ نے اس دنیا میں نماز کے آداب سکھائے تھے، اُن کے چہروں پر ایسے عزم کے آثار دیکھے، خدا کے لئے ایسی وفا کے جذبے دیکھے، ایسے سجدے کرتے ہوئے اُن کو دیکھا، رکوع کرتے ہوئے اُن کی روحوں کو دیکھا کہ آپؐ پہلے مسکرائے اور پھر ہنس دیئے۔ پھر بڑی تسلی کے ساتھ، پورے اطمینان کے ساتھ خدا کے حضور حاضر ہونے کے لئے تیار ہو گئے۔

آنحضرتؐ کا آخری کلام جس کے متعلق یہ کہ جب خدا تعالیٰ نے آپؐ سے پوچھا کہ اے میرے بندے تیرے لئے دو امکانات ہیں۔ میں تجھے دو قسم کے رستوں پر چلنے کے فیصلے کا اختیار دیتا ہوں، ایک راہ اس دنیا میں کچھ اور دیر رہو اور اپنے فرائض کو ادا کرو اور وہ پایہ تکمیل تک پہنچیں یعنی مزید آگے بڑھیں اور ایک یہ کہ تم میری طرف واپس آ جاؤ۔ سوال کرنے والے نے یہ سوال کیا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے واپسی کی راہ کیوں اختیار کی؟ خود تو نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ موت کی دعا نہ کرو۔ میں نے اُنہیں سمجھایا کہ یہ موت کی دعا نہیں ہے۔ موت کی دعا نہ کرنا اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں پسند نہیں فرماتا کہ اس دنیا کے کاروبار میں رہتے ہوئے جو آخرت کے لئے ہم کمائیاں کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اُن کے متعلق ہم خود یہ فیصلہ کر سکیں کہ ہم نے جو کچھ کرنا تھا کر لیا اور کسی وقت بھی موت کا فیصلہ خود کرنا ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے کیونکہ اُس فیصلے کا مطلب یہ ہے کہ ہم ایسی حالت تک پہنچ چکے ہیں کہ گویا ابرار میں داخل ہو گئے اب کوئی خوف نہیں، اب خدا کی طرف سے جو قضا آئے ہم ٹھیک ہیں۔ یہ بندے کے بس کی بات نہیں ہے کہ وہ **فیصلہ کر سکے مگر آنحضرت ﷺ کو جب خدا نے پوچھا تو حقیقت میں یہ گواہی دی کہ اے میرے بندے تو نے اپنے کام کو درجہ کمال تک پہنچا دیا ہے۔** اب کچھ ایسا کرنا باقی نہیں رہا جس کے نتیجے میں تُو اپنے مشن کو اُس آخری مقام تک پہنچا سکے جس تک پہنچانے کے لئے ہم نے تجھے مقرر فرمایا تھا اس لئے اگر کچھ اور یہاں رہنا ہے اپنے عزیزوں اور قریبیوں اور پیاروں میں تو میں تجھے اجازت دیتا ہوں، شوق سے اجازت دیتا ہوں اور اگر میری طرف لوٹ کر آنا چاہو تو یہ بھی تجھے اجازت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ صبح جو نماز کے لئے پردہ اٹھایا گیا ہے بعید نہیں کہ اُس سے پہلے آنحضرت ﷺ کو یہ اطلاع مل چکی ہو کہ وقت آنے والا ہے اور اپنی آنکھوں سے یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ میرے غلاموں کا کیا حال ہے؟ اُس وقت آپؐ نے

اپنی جدائی کا فیصلہ کرلیا تھا لیکن جس کی طرف جارہے تھے وہ زیادہ محبوب تھا اس لئے رونے کی بجائے مسکرائے اور ہنس دیئے اور بڑے شوق اور خوشی کے ساتھ اپنے رب کے حضور یہ عرض کیا کہ فی الرفیق الاعلیٰ فی الرفیق الاعلیٰ اے اللہ میں نے عبادت گزار پیدا کر دیئے ہیں جو قیامت تک تیری عبادت کرتے چلے جائیں گے۔اب میرا یہ فیصلہ ہے کہ مجھے واپس بلالے میں تیرے قریب تر آ جاؤں۔

پس اے محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلامو! پوری شان کے ساتھ عبادت کرو کہ قیامت تک تم پر بھی حضرت محمد مصطفیٰ کی مسکراتی ہوئی نظریں پڑیں۔محبت اور پیار کی آنکھیں تمہیں دیکھیں اور ہر بار ملاء اعلیٰ پر خدا کی تقدیر یہ گواہی دے، محمد مصطفیٰ ﷺ کے دل کی آواز اور آپ کی روح کی آواز یہ گواہی دے کہ ہاں میرے بندے آج بھی زندہ ہیں جو قیامت تک میری بتائی ہوئی عبادت کی رسموں کو زندہ رکھیں گے، اُن کی جانیں بھی جائیں تب بھی وہ زندہ رکھیں گے، اُن کے عزیز اُن کے سامنے ذبح کر دیئے جائیں تب بھی وہ زندہ رکھیں گے، اُن کو بڑی سے بڑی قربانی بھی پیش کرنے کی توفیق ملے تو خوشی سے پیش کریں گے لیکن عبادت کی حفاظت کے لئے اپنا جان، مال، آبرو ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار رہیں گے اگر تم ایسے بن جاؤ تو خدا کی قسم تم کامیاب ہو اور دنیا کی کوئی طاقت تمہیں مٹا نہیں سکتی۔آج کے مولوی اُن کے مقدر میں ناکامیاں لکھی جاچکی ہیں جو آپ کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے۔

میں آخر پر اس اعترافِ حقیقت کا دوبارہ ذکر کرتا ہوں جس سے میں نے آغاز کیا تھا۔اُس میں ایک عظیم اعتراف کیا گیا ہے جو حقیقت میں جماعت احمدیہ پر اس رنگ میں پورا اترتا ہے کہ گو الفاظ پورے نہیں اترتے مگر وہ مضمون جو ہے وہ بڑی شان کے ساتھ جماعت احمدیہ کے حق میں پورا اترتا ہے وہ آخر پر کہتے ہیں۔

> ’’یہ کیا ہو رہا ہے تمام دنیا میں جماعت احمدیہ کا پیغام نشر ہو رہا ہے اور اس شان کے ساتھ ہو رہا ہے یہ آگے سے آگے بڑھتے چلے جارہے ہیں۔‘‘

یہ مضمون پورا کرنے کے بعد آخر پر کہتے ہیں۔

> ’’خدا کے لئے اسلام کی عظمت کے ذریعے، دین کی سربلندی کے لئے رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ،صحابہؓ کے ناموس کی حفاظت کے لئے اکٹھے ہو جائیں۔‘‘

آج تک اکٹھے نہیں ہو سکے۔ چودہ سو سال ہو گئے ہیں جب سے بکھرنے شروع ہوئے ہیں بکھرتے ہی چلے گئے ہیں۔ اگر کوئی آج خدائے واحد کے نام پر اکٹھا ہے تو جماعت احمدیہ اکٹھی ہے۔ اس کے علاوہ سب بکھرتے اور بکھرتے چلے جا رہے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی ناموس اور خدا کی عظمت کے حوالے دے کر یہ کہتے ہیں کہ ''اکٹھے ہو جائیں۔ جیسا کہ 1953ء میں اکٹھے ہوئے تھے۔ 1953ء میں اکٹھے ہوئے تھے پھر بکھرنے کے لئے اور پھر بکھرنے کے لئے، بکھرتے چلے جانے کے لئے۔ کیا یہ اکٹھے ہونے کا تمہارا تصور ہے؟ کہتے ہیں ورنہ ہمیں اندیشہ ہے کہ تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں اور کہتے ہیں اقبال مرحوم کی زبان میں ہم کہہ سکتے ہیں۔

ع ''تیری بربادیوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں۔''

کتنی سچی بات تمہارے منہ سے نکل گئی ہے۔ وہ جماعت جس کی آبادیوں کے مشورے آسمانوں پر ہو رہے ہیں اُنہیں تم کبھی برباد نہیں کر سکو گے اور وہ جماعتیں جن کی بربادیوں کے مشورے آسمان پر ہو رہے ہیں تم اُنہیں کبھی آباد نہیں کر سکو گے۔ آسمان ہی کے مشورے ہیں جو زمین کی تقدیریں اور تدبیریں بنائے جاتے ہیں اور خدائے واحد و یگانہ نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ آج دوبارہ محمد مصطفیٰ ﷺ کا یہ غلام جو جماعت احمدیہ کے ممبران ہیں، جماعت احمدیہ سے وابستہ ہیں انہیں یہ توفیق ملے گی کہ از سرِ نو محمد مصطفیٰ ﷺ کے دین کو زمین کے کناروں تک پہنچائیں گے۔ خدائے واحد و یگانہ کے گیت گاتے ہوئے نئی سے نئی اور بڑی سے بڑی مساجد تعمیر کرتے چلے جائیں گے اور ہر مسجد کو اپنے تقویٰ سے بھرتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)